

کوٹھے یا امیر معاویہ کے ایصال کا جشن ہر نیاز کی حقیقت

بعض حضرات نذرو نیاز کا اصل مطلب ہی نہیں سمجھتے نذرو نیاز سے مراد ایصالِ ثواب ہے۔

حدیث شریف: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے تو کونسا صدقہ بہتر ہے۔ سرکارِ اعظم نے ارشاد فرمایا پانی کا تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کنواں کھدوایا اور کہا کہ یہ کنواں سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کا ہے۔ (ابوداؤد کتاب الذکوۃ)

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم نے عید الاضحیٰ پر ایک مینڈھاؤں کر کے فرمایا یہ قربانی میری اور میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے جنہوں نے قربانی نہیں کی۔ (ابوداؤد کتاب الاضاحی)

ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب کیلئے پانی پلانا، قربانی کرنا ایک مستحب عمل ہے ہائیکس موجب المرجب کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یوم وصال ہے لہذا مسلمان ان کے ایصالِ ثواب کیلئے کوٹھوں یعنی کھیر پوری کا اہتمام کرتے ہیں۔

غیر اللہ کے نام سے منسوب کرنے کا تصور ہر ایک کو معلوم ہے وہ یہ کہ جس طرح ہم یہ کہتے ہیں کہ میری نماز میرا روزہ میرا حج میری قربانی۔ مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت ہوتا ہے اس طرح مساجدوں کے الگ الگ نام رکھے جاتے ہیں تاکہ پہچان ہو جائے مگر مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اسی طرح ایصالِ ثواب کی الگ الگ صورتیں ہیں نام جدا جدا ہیں جیسے سوئم، چہلم، دسواں، برسی، عرس، گیارہویں اور کوٹھے کی نیاز۔ مگر مقصد فقط ایصالِ ثواب ہے۔

بعض لوگوں کا یہ اعتراض ہے کہ کوٹھے کی نیاز شیعہ حضرات کی مشابہت ہے؟

سینکڑوں ایسے کام ہیں جنہیں ہم مسلمان بھی کرتے ہیں اور شیعہ حضرات بھی کرتے ہیں مثلاً نماز روزہ حج، تلاوت قرآن پاک، شب قدر، شبِ برات، عیدین میں نماز وغیرہ ایسے کام ہیں جنہیں شیعہ بھی کرتے ہیں اور عام مسلمان بھی کرتے ہیں تو کیا آپ یہ رائے دیں گے کہ مسلمان ان تمام کاموں کو کرنا چھوڑ دیں؟

حقیقت میں امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماننے والے ہم ہیں کیونکہ ہم گستاخ و بے ادب نہیں ہیں۔

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد یا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کا جشن

یہ اہل سنت پر الزام ہے کہ وہ کسی صحابی رسول کے وصال پر جشن مناتے ہیں یہ بات پائے ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال کہیں سے بھی بائیس رجب کو ثابت نہیں ہے بلکہ بائیس رجب المرجب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کی تاریخ ہے۔ اب آپ کے سامنے محدثین کے اقوال پیش کئے جاتے ہیں۔

- 1..... حضرت امام لیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال رجب کی چار تاریخ کو ہوا۔
- 2..... حضرت امام محمد بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کی تاریخ یکم رجب لکھی۔
- 3..... علامہ ابن جوزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال پندرہویں رجب کو ہوا۔
- 4..... علامہ الحافظ ابن عبد البر اندلسی علیہ الرحمہ اور علامہ محدث ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے اپنی کتابوں میں لکھا کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو رجب کی چار تاریخیں باقی تھیں۔

ان تمام دلائل سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ بد مذہب لاطمی کا شکار ہیں وہ تحقیق کر کے ان مستند اقوال کو بیان نہیں کرتے جن میں دور تک بھی کہیں تحریر نہیں ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یوم وصال بائیس رجب ہے مطلب یہ ہے کہ جب یوم وصال بائیس تاریخ نہیں ہے تو پھر جشن منانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اعتراض کرنے والے یہ بات ماننے کو ہرگز تیار نہیں بلکہ اس ہٹ دھرمی پر ہیں کہ بائیس رجب ہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کا دن ہے کہ اگر ہم کچھ دیر مان بھی لیں کہ حضرت امیر معاویہ کے وصال کی تاریخ بائیس رجب ہے پھر تو بہت اچھا کام ہو گیا کیونکہ ہم پہلے بائیس رجب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یوم وصال ہونے کی وجہ سے صرف ان کے ایصالِ ثواب کے کھیر پوری کا اہتمام کرتے تھے مگر اب ایصالِ ثواب کیلئے بائیس رجب کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام بھی شامل کرائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین بھگنے کی توفیق عطا فرمائے اور دین پر ثابت قدمی نصیب فرمائے۔ (آمین)